احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 11 اکتوبر 2001ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 11 اکتوبر 2001ء 23 رجب 1422 ہجری - 11 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 232

حشر نیت کے مطابق

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لوگوں کا حشر ان کی نیتوں کے مطابق ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب النیہ حدیث نمبر 4219)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

26 دسمبر 1902ء بروز جمعہ

سفر کریں تو دین کی نیت سے کریں

عصر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو احباب میں سے ایک نے خواجہ کمال الدین صاحب کی وساطت سے سوال کیا کہ دربار دہلی میں شامل ہونے کا بہت شوق ہے۔ اگر اجازت ہو تو ہو آؤں۔ میں تو دل کو بہت روکتا ہوں مگر پھر بھی خیال غالب رہتا ہے کہ ہو آؤں۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

ہو آویں کیا حرج ہے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کو ایک دفعہ خیال آیا کہ سفر کو جانا چاہئے پھر سوچا کس واسطے جاؤں تو سمجھ میں نہ آیا کہ کس ارادہ اور نیت سے جانا چاہتے ہیں اس لئے پھر ارادہ ترک کیا حتیٰ کہ سفر کا خیال غالب آیا اور آپ جب اسے مغلوب نہ کر سکے تو اس کو ایک تحریک الٰہی خیال کر کے نکل پڑے اور ایک طرف کو چلے۔ آگے جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک درخت کے تلے ایک شخص بے دست و پا پڑا ہے۔ اس نے ان کو دیکھتے ہی کہا کہ اے جنید! میں کتنی دیر سے تیرا منتظر ہوں تو دیر لگا کر کیوں آیا۔ تب آپ نے کہا کہ اصل میں تیری ہی کشش تھی جو مجھے بار بار مجبور کرتی تھی تو اسی طرح ہر ایک امر میں ایک کشش قضاوقدر میں مقدر ہوتی ہے وہ پوری نہ ہو تو آرام نہیں آتا۔ آپ سفر کریں تو دین کی نیت سے کریں دنیا کی نیت سے جو سفر ہوتا ہے وہ گناہ ہوتا ہے اور انسان تب ہی درست ہوتا ہے کہ ہر ایک بات میں کچھ نہ کچھ اس کا رجوع دین کا ہو۔ ہر ایک مجلس میں اس نیت سے جاوے کہ کچھ پہلو دین کا حاصل ہو۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے مکان بنوایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ وہاں تشریف لے چلیں تو آپ کے قدموں سے برکت ہو۔ جب وہاں حضرت گئے تو آپ نے ایک دریچہ دیکھا پوچھا کہ یہ کیوں رکھا ہے اس نے عرض کی کہ ہوا ٹھنڈی آتی ہے آپ نے فرمایا اگر تو یہ نیت کر لیتا کہ اذان کی آواز سنائی دے تو ہوا بھی ٹھنڈی آتی رہتی اور ثواب بھی ملتا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 603)

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں، غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 87 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں ابھی آٹھ کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح تقریباً پانچ صد مستحق احباب

باقی صفحہ 7 پر

ہومیوپیتھک علمی نشست

مورخہ 19 اکتوبر بروز جمعہ نماز جمعہ کے فوراً بعد احمدیہ ہومیوپیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن پاکستان (ربوہ) کے زیر اہتمام ایک علمی نشست بعنوان گلہڑ (گائٹر) نصرت جہاں اکیڈیمی کے ہال میں منعقد ہوگی جس میں مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر سابق پروفیسر سرجری فیصل آباد خطاب فرمائیں گے۔ تمام ہومیوپیتھک ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور دیگر تمام شائقین حضرات وخواتین سے بروقت شمولیت کی درخواست ہے۔

(صدر احمدیہ ہومیوپیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن پاکستان۔ (ربوہ)

گل دستے اور بوکے

گلدستے، بوکے، پھولوں کی پتیاں گلشن احمد نرسری میں دستیاب ہیں۔ نیز موسمی پھولوں کی پنیریاں بھی دستیاب ہیں۔

(نگران گلشن احمد نرسری)

جماعت احمدیہ بوسنیا (Bosnia) کا
تیسرا جلسہ سالانہ

وسیم احمد سروعہ صاحب مربی سلسلہ بوسنیا

جماعت احمدیہ بوسنیا کو مورخہ 28/ جولائی 2001ء کو اپنا تیسرا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی جو حسب سابق سرائیو (Sarajevo) کے قریب ہراسنتہ (Hrasanica) میں منعقد ہوا۔ اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

تیاری جلسہ

جلسہ سے ایک ماہ قبل اجلاس عام منعقد کیا گیا اور مختلف احباب کے سپرد ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ اس کے علاوہ بڑی تعداد میں دعوت نامے چھپوا کر احمدی دوستوں کے ذریعہ ان کے دوستوں اور عزیزوں میں تقسیم کئے گئے۔ مکرم Ibrahim Besic صدر جماعت احمدیہ بوسنیا اور خاکسار وسیم احمد سروعہ نے مل کر مختلف علاقوں سے احباب کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا۔

جلسہ سے ایک دن قبل ہال کو مختلف بینرز کی مدد سے سجایا گیا۔ اسی طرح ایک بک سٹال خوبصورتی سے ترتیب دیا گیا جہاں جماعت کی طرف سے شائع شدہ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر زبانوں میں لٹریچر موجود تھا۔ امسال پہلی بار تصاویر کی مدد سے جماعت کا تعارف کروایا گیا جس میں مختلف ممالک میں جماعت کی بیوت الذکر کی تصاویر بوسنیا کے گزشتہ جلسہ جات اور دیگر پروگراموں کی تصاویر شامل تھیں۔

آمد شرکاء

مورخہ 28/ جولائی کو صبح آٹھ بجے سے مہمانوں کی آمد شروع ہوئی۔ شعبہ ضیافت کی طرف سے ان کے کھانے پینے کا انتظام تھا۔ پروگرام شروع ہونے سے قبل مہمانوں نے بک سٹال اور تصاویر میں دلچسپی لی، کتب حاصل کیں۔ اس جلسہ کے مہمان خصوصی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی بھی صبح چھ بجے بذریعہ کار تشریف لے آئے۔

پہلا اجلاس

جلسہ کا آغاز سوا دس بجے مکرم Ibrahim Besic صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم Ibrahim Besic صاحب صدر جماعت احمدیہ بوسنیا نے افتتاحی خطاب میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کی اہمیت واضح کی اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود کی دعائیں پڑھ کر سنائیں اسی طرح جماعت کا تعارف بھی کروایا۔ خدا کے فضل سے انہیں تقریر کرنے کا ایک خاص ملکہ حاصل ہے۔

بعدہ جرمنی سے تشریف لائے ہوئے ایک دوست شرافت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کے حالات زندگی بتائے۔ یہ تقریر جرمن زبان میں تھی اور مکرم ابراہیم صاحب نے بوسنین میں ترجمہ کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار کی تھی ان تین تقاریر کے بعد نمازوں اور کھانے کا وقفہ ہوا جس کے بعد نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس مکرم امیر صاحب جرمنی کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنی تقریر میں ان واقعات اور حالات کا ذکر کیا جن کے نتیجہ میں انہوں نے احمدیت قبول کی۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح انہوں نے قادیان میں احمدیوں کو نمازوں میں روتے دیکھا اور متاثر ہوئے۔

انہوں نے بوسنین کو نصیحت کی کہ جنگ کے دوران جس طرح انہوں نے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا اور صحیح دینی نمونہ دکھایا اس کو جاری رکھیں۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر خاکسار نے کی۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشرکین، عیسائیوں اور یہودیوں سے حسن سلوک کا ذکر کیا کہ آپ کے اسوہ کو ہمیں اپنانا چاہئے تاکہ دنیا میں حقیقی امن قائم ہو۔

جلسہ کی آخری تقریر مکرم Ibrahim Besic صاحب کی تھی جس میں انہوں نے بعض اعتراضات کے جوابات دئے اور لوگوں کو بتایا کہ احمدیت وہ ہے جو آپ نے دیکھی ہے۔ ہمارے عقائد وہ ہیں جو ہم بیان کرتے ہیں یا لکھتے ہیں۔ مخالفین جو پراپیگنڈہ کرتے ہیں وہ سراسر جھوٹ ہے۔ وہ جماعت کی ترقی سے ڈرتے ہیں اس لئے وہ مجبور ہیں کہ یہ جھوٹا پراپیگنڈہ کریں۔

آخر میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اجتماعی دعا کروائی اور یہ جلسہ برخاست ہوا۔

امسال بوسنیا کے تیسرے جلسہ سالانہ کی حاضری 270 تھی جو کہ گزشتہ جلسہ سے زائد تھی۔ جرمنی سے کل سات افراد تشریف لائے جن میں چار لجنہ کی ممبرات، تین انصار شامل تھے۔

آخر میں تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شامل ہونے والوں کے دل حقیقی نور احمدیت سے بھردے اور اس ملک میں احمدیت کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

دعا

نکال دے مرے دل سے خیال غیروں کا
محبت اپنی مرے دل میں ڈال دے پیارے

یہ گھر تو تُو نے بنایا تھا اپنے رہنے کو
بتوں کو کعبۂ دل سے نکال دے پیارے

اچھل چکا ہے بہت نام لات و عزیٰ کا
اب اپنا نام جہاں میں اچھال دے پیارے

حیات بخش وہ جس پر فنا نہ آئے کبھی
نہ ہو سکے جو تبہ ایسا مال دے پیارے

بجھا دے آگ مرے دل کی آب رحمت سے
مصائب اور مکارہ کو ٹال دے پیارے

(کلام محمود)

تربیتی پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ بلاک علوم (ب)

مجلس خدام الاحمدیہ علوم بلاک ربوہ کی علمی و ورزشی ریلی کی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 4 اکتوبر 2001 بروز جمعرات بعد نماز مغرب بیت الصادق دارالعلوم غربی میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم انیس احمد ندیم صاحب منتظم اعلیٰ نے رپورٹ میں بتایا کہ اس ریلی کا افتتاح محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) نے مورخہ 27 ستمبر بروز جمعرات کیا تھا۔ خدام نے علمی مقابلہ جات (تلاوت نظم۔ تقریر۔ بیت بازی۔ پیغام رسانی) اور ورزشی مقابلہ جات (کبڈی۔ رسہ کشی۔ میروڈبہ۔ کرکٹ۔ باڑی وغیرہ) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

جملہ انتظامات مکرم مظہر احمد چیمہ صاحب بلاک لیڈر علوم بلاک کی زیر نگرانی احسن رنگ میں کئے گئے۔ رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے اور مختصر خطاب سے نوازا۔

آپ نے فرمایا ریلیاں منعقد کرنے کا مقصد نوجوانوں میں ڈسپلن پیدا کرنا ہے۔ ہارنا جیتنا زندگی اور موت کا سوال نہیں بننا چاہئے۔ بعض خدام اچھا کھیلتے ہیں لیکن کھیل کے دوران جذبات پر کنٹرول نہیں کرسکتے اس لئے وسعت حوصلہ پیدا کرنا ضروری ہے کھیل تو تفریح ہے اگر لڑائی جھگڑا ہو تو کوئی فائدہ نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جن پانچ بنیادی اخلاق کو اپنانے کی جماعت کو تلقین فرمائی ہے ان میں سے ایک خلق وسعت حوصلہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود نے دعاؤں کے ساتھ ربوہ کی بنیاد رکھی اس لئے ہم میں سے ہر ایک کا فرض بنتا ہے کہ جس مقصد کے لئے اسے آباد کیا گیا ہے وہ پورا ہو اور اس شہر کے تقاضے حتی الوسع پورے کرنے کی کوشش کریں۔

خطاب کے آخر پر آپ نے دعا کروائی۔

حاضری: 520 خدام اور 130 زائرین

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

فرینکفرٹ کے پرفضا مضافات' ہیگ کا تاریخی پیناراما' ہالینڈ کی بیت الذکر اور شاہکار پیس پیلس کا احوال

عالمی عدالت انصاف کی عمارت جہاں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بطور جج تشریف فرما رہے

جلسہ جرمنی کی برکت سے 4 ممالک کی سیر کا احوال

محترم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

قسط نمبر 2 آخری

پیرس سے فرینکفرٹ کا سفر

جس ٹرین پر ہم پیرس کے ریلوے سٹیشن سے فرینکفرٹ کیلئے روانہ ہوئے وہ Eurocity (یوروسٹی) کہلاتی ہے۔ یہ بہت تیز رفتار ٹرین تھی اور اس کی فرسٹ کلاس ہوائی جہاز کی Economy Class کی نسبت بہت آرام دہ تھی۔ سیٹیں بہت کشادہ تھیں اور جہاز کی سیٹوں کی طرح انہیں حسب ضرورت آگے پیچھے Adjust کیا جاسکتا تھا۔ جہاز کی طرح ہی آپ کے سامنے کاغذات وغیرہ کے لئے Basket موجود ہوتی ہے۔ اور کھانے کی ٹرے Tray بھی فٹ ہوتی ہے۔ ٹرین میں Dining Car بھی موجود تھی جہاں سے آپ Snacks وغیرہ خرید سکتے ہیں۔ پاؤں کے آرام کے لئے Foot Rest موجود تھے۔ سفری سامان اپنی نگرانی میں رکھنے کے لئے ہوائی جہاز کی طرح Racks بھی تھے۔ یورپ میں اس طرح کی ٹرین کے سارے ڈبوں کا آپس میں ربط ہوتا ہے۔ یعنی ساری گاڑی Communicating Coaches پر مشتمل ہوتی ہے اور آپ ایک سرے سے دوسرے سرے تک جا سکتے ہیں۔ راستے کے مناظر بہت خوبصورت تھے۔ تاحد نظر سبزہ۔ درخت۔ ہرے بھرے کھیت اور کہیں کہیں گائیں اور بھیڑیں بھی دکھائی دیتی تھیں۔ سارا سفر بہت پر لطف گزرا۔ دوران سفر کوئی عملہ پاسپورٹ یا ٹکٹ چیک کرنے نہ آیا تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ان لوگوں کے قوانین تو بہت نرم ہیں۔ کوئی شخص اس قسم کی ٹرین پر سوار ہو کر پیرس سے فرینکفرٹ چلا جائے تو کوئی پوچھنے والا نہیں۔

خیال کا تانا بانا ٹوٹ گیا

لیکن فرانس سے جرمنی کی حد شروع ہونے میں تھوڑا سا فاصلہ باقی تھا کہ اچانک فرانسیسی پولیس کے تین چار اہلکار ریوالورز سے لیس ہمارے سامنے آنمودار ہوئے۔ ان میں ایک خاتون بھی تھی۔ ان پولیس والوں کے پاس ایک بڑا خوفناک Alsation (ایلسیشن۔ سراغرساں کتا) بھی تھا جو آن واحد میں ہر مسافر کو سونگھتا ہوا آگے چلتا گیا۔ شکر ہے اس نے ہمارے کپڑوں کو نہ چھوا۔ معلوم ہوا کہ فرانسیسی پولیس ریل گاڑی کے جرمن علاقہ میں داخل ہونے سے پہلے Clearance دیتی ہے اور سراغ رساں کتوں سے Drug یعنی ہیروان (Heroin) وغیرہ کا سراغ لگانے کا کام لیتی ہے۔ جب یوروسٹی (ٹرین) جرمنی کے علاقہ میں داخل ہوئی تو ٹکٹ چیکر بھی آن پہنچا۔ یوں پیرس اور فرینکفرٹ کے درمیان سفر سے متعلق ڈھیلے ڈھالے قوانین کا ہمارا نظریہ چکنا چور ہو گیا اور ثابت ہو گیا کہ یورپی ممالک کی انتظامیہ اپنی ذمہ داری کی پکی ہے۔ یوروسٹی نے کوئی تین گھنٹے میں ہمیں فرینکفرٹ کے انٹرنیشنل سٹیشن پر پہنچا دیا اور ہم بغیر کسی مزید پڑتال کے سامان ٹرالی پر رکھ کر سٹیشن سے باہر آ گئے۔

دو دن بعد اگلا سفر

ہم لوگوں نے سوچا کہ ابھی ہمارے پاس خاصے دن ہیں کیوں نہ ایک اور ملک ہالینڈ کی سیر کر آئیں۔ ہالینڈ کا دارالحکومت ہیگ فرینکفرٹ سے کوئی پانچ سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ دونوں ممالک (Autobahn) (جرمن لفظ برائے موٹروے) کے ذریعہ ملے ہوئے ہیں اور موٹر کار کے ذریعہ کوئی پانچ گھنٹے کا سفر ہے۔ چنانچہ ہم لوگ جرمنی میں آرام کر کے سترہ اگست کی سہ پہر کو (بروز جمعہ) بذریعہ کار ہیگ کے لئے روانہ ہو گئے اور شام سے کچھ دیر بعد اپنے عزیز راجہ محمد احمد صاحب کے پاس پہنچ گئے۔ اگلے تین روز عزیز موصوف نے ہمیں ہیگ اور قریب کے دو تین مشہور شہروں کی بھرپور سیر کرائی اور ہمارے آرام کا بے حد خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس گھرانے کو بہترین جزائے خیر دے۔ آمین۔

ھیگ کا لاجواب پیناراما

(Pano Rama)

ھیگ ایک صاف ستھرا اور بہت خوبصورت شہر ہے۔ یہاں کا پیناراما دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ پیناراما کے لفظی معنی ہیں ایک وسیع و بسیط منظر جو ہر سو پھیلا نظر آتا ہے۔ ہیگ کا تاریخی اور سمندری پیناراما ایک عجوبہ روزگار ہے۔ وسیع و عریض کینوس پر تیار کردہ اس حسین ڈمیل اور عجیب و غریب منظر کشی کا سہرا اپنے وقت کے مشہور آرٹسٹ H.W.MESDAG (ہمارے عزیز نے بتایا کہ ہالینڈ کی زبان ڈچ میں اس کا تلفظ ایچ ڈبلیو۔ مسداخ بنتا ہے) کے سر ہے۔ اس کام میں اس کی بیگم اور دو شاگردوں نے اس کی بھرپور مدد کی اور یہ زبردست کام 1881ء میں انہوں نے چار ماہ میں مکمل کیا۔ پیالے کی شکل کا جو کینوس استعمال کیا گیا وہ 14 میٹر گہرائی میں اور محیط میں 120 میٹر تھا۔ انہوں نے ہیگ کے اس زمانے کے سمندر اور ساحل سمندر کا نقشہ ابھارا۔ یوں دکھائی دیتا ہے کہ اس زمانے کا وہ وسیع رقبہ بالکل آنکھوں کے سامنے ہے اور اصل سمندر کی طرح ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔ اس میں بنائے گئے جہاز، ساحل سمندر کی دیوار اور بادل بالکل اصلی دکھائی دیتے ہیں۔ اس وسیع منظر پر اس زمانہ کی عمارتیں۔ گرجا گھر۔ پانی میں اترتے گھوڑے۔ پرندے اور مچھیرے بھی دکھائے گئے ہیں۔ نیز ایک لائٹ ہاؤس۔ برج اور ہوٹل بھی اس وسیع کینوس پر دکھائے گئے ہیں۔

ہالینڈ کرنسی کے مطابق ٹکٹ ساڑھے پندرہ گلڈرز (تقریباً 14 جرمن مارک) کا ہے جو اس اپنی مثال آپ حیرت کدے کا نظارہ کرنے کیلئے کوئی زیادہ رقم نہیں ہے۔ آپ ٹکٹ خریدنے کے بعد بلڈنگ کی پہلی منزل سے سیڑھیوں کی مدد سے دوسری منزل پر پہنچ جاتے ہیں جہاں دائرے کی شکل کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر چاروں طرف کا منظر دیکھتے ہیں اور حیرت اور مسرت میں ڈوب جاتے ہیں۔ اس منظر کو حقیقت سے زیادہ قریب دکھانے کے لئے آپ کے سامنے کا حصہ ریت سے پر ہے جس پر Deck Chairs رکھی گئی ہیں۔ اس سارے منظر کو روشن کرنے کیلئے چھت پر شیشہ لگایا گیا ہے۔ جو روشنی منعکس کرتا ہے۔ آپ جتنی دیر چاہیں اس دلکش منظر Pana Rama سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ ہیگ کا یہ نظارہ قابل دید ہے۔

شام کو سمندر کی سیر

اسی روز شام کو ہم دو گاڑیوں میں سمندر کی سیر کو گئے جو آدھ گھنٹہ کی مسافت پر تھا۔ وہاں ایک فرائیڈ فش شاپ ہے جس سے بہت لذیز مچھلی ملتی ہے۔ دراصل یہ ایک Cafeteria ہے جہاں آپ خود ٹرے (Tray) میں سامان خورونوش لے کر باہر سمندر کے کنارے لگے ہوئے میزوں کرسیوں پر بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ رات کو سمندر کا نظارہ دیدنی تھا اور دن کو Panorama کے دیکھے ہوئے مناظر اب سمندر پر اسی شکل میں نظر کے سامنے موجود تھے۔ ساحل سمندر پر بے شمار عمدہ ریسٹورنٹ اور ہوٹل بھی موجود تھے۔ وہاں Walk کرنے کا بہت مزہ تھا کیونکہ ہالینڈ میں موسم بہت خوشگوار تھا۔ رات کو واپسی پر خوب بارش ہوئی اور موسم مزید عمدہ ہو گیا۔

روٹرڈیم شہر کی سیر

ہیگ کی طرح یہ شہر بھی ساحل سمندر پر واقع ہے اور ہیگ سے تقریباً 30 کلومیٹر فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں سمندر کے کنارے خوب رونق رہتی ہے۔ ایک نفیس ریسٹورنٹ پگوڈا (Pagoda۔ بدھ مت کی عبادت گاہ) کی شکل کا نظر آیا۔ روٹرڈیم میں جو اصل چیز دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے وہ Euro-Mast ہے۔ یہ سلنڈر کی شکل کا ایک بلند و بالا مینار ہے جس کی کل اونچائی 185 میٹر ہے۔ اس کی سیر کا داخلہ ٹکٹ ساڑھے پندرہ گلڈرز (تقریباً 14 مارک) ہے۔ جس میں سپیس ایڈونچر (Space Adventure) کا حیران کن آئٹم بھی شامل ہے۔

Euro-Mast کی تعمیر

اس بلند مینار کی بنیاد کنکریٹ کی تین میٹر موٹی سلیب پر قائم ہے جس کا کل وزن 4500 ٹن ہے۔ پہلے مرحلے میں 9 میٹر قطر کا 104 میٹر اونچا کنکریٹ سلنڈر نصب کیا گیا۔ 1970ء میں Space Tower کا اضافہ کیا گیا۔ اور اس طرح اس فولادی ٹاور سے Euro-Mast کی کل اونچائی 185 میٹر ہو گئی۔ یہ نیدرلینڈ (ہالینڈ) کی سب سے اونچی عمارت

ایک عجیب تجربہ

1000 فٹ کی بلندی پر واقع پہلی منزل پر ایک خوبصورت ریسٹورنٹ تعمیر ہے آپ لفٹ کے ذریعہ آخر اس پلیٹ فارم پر پہنچ جاتے ہیں جو 112 میٹر کی بلندی پر تعمیر کیا گیا ہے اور جہاں سے Space Adventure کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک عجیب تجربہ ہے۔ ایک راکٹ کے ذریعہ آپ فضا میں بلند ہونا شروع ہوتے ہیں اور اس سفر میں مسافروں کا کیبن (Cabin) چاروں طرف گھومتے ہوئے آپ کو اتنی بلندی سے پورے شہر کا چاروں اطراف کا خوبصورت نظارہ کراتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ 185 فٹ کی بلندی پر پہنچ کر پھر واپس اپنے پلیٹ فارم پر پہنچتا ہے۔ اس طرح آپ راکٹ کی مدد سے تقریباً 73 فٹ تک کی بلندی کی سیر کرتے ہیں۔

ایمسٹرڈم کی سیر

اسی روز (بروز اتوار) ہم شام سے کچھ قبل ہیگ سے ہالینڈ کے مشہور ساحلی شہر اور انٹرنیشنل ایئر پورٹ ایمسٹرڈیم (Amster Dam) کی سیر کو روانہ ہوئے جو ہیگ سے پچاس ساٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ ایمسٹرڈیم کو جانے والی دو رویہ سڑک کے دونوں طرف خوب ہریالی اور شادابی ہے۔ بعض جگہ تو سڑک پانچ پانچ لین (Lanes) کی ہو جاتی ہے۔ شہر کے قریب ایک جگہ پر سڑک ایک سرنگ سے گزرتی ہے جس کی چھت رن وے کا ایک حصہ ہے۔

رات کو اس شہر کا منظر دیدنی تھا۔ تمام عمارتیں سفید روشنیوں میں بقعہ نور بنی ہوئی تھیں۔ یہاں کا انٹرنیشنل ریلوے سٹیشن بہت وسیع اور خوبصورت ہے۔ سمندر کا منظر بہت پیارا تھا۔ کئی چھوٹے بڑے جہاز کھڑے تھے۔ ایک خوبصورت ہوٹل پر لفظ (Botel) لکھا تھا کیونکہ وہ پانی کے اندر جہاز نما ڈھانچے پر بنایا گیا تھا۔ جیسے House Boat ہوتی ہے۔ یعنی Boat اور Hotel کو ملا کر لفظ Botel (بوٹیل بروزن Bell) بنایا گیا ہے۔

ایک اور پر لطف بات یہ ہوئی کہ ایک موٹر بوٹ سب سیر کرنے والوں کو مفت سوار کرا کے دریا کے پاٹ تک (دوسرے کنارے) لے جا کر چند منٹ بعد واپس پہلے کنارے پر اتار دیتی ہے۔ اس طرح ہم نے ایک حد تک سمندری سفر بھی کر لیا۔

بیت الذکر ہالینڈ میں حاضری

ہالینڈ میں قیام کے دوران احمدیہ بیت الذکر میں بھی حاضر ہوئے۔ یہ خدا کا گھر 1955ء میں احمدی خواتین کے چندہ سے تعمیر کیا گیا اور اس مقصد کے لئے کئی خواتین نے اپنے زیورات تک چندہ میں دے دیئے تھے۔ اس بیت الذکر کا افتتاح حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا تھا۔ شروع میں اس بیت کی عمارت چھوٹی تھی۔ 1997ء میں اس کی توسیع کا کام شروع ہوا جو تقریباً دو سال میں مکمل ہوا۔ اب ماشاء اللہ کافی کشادہ عمارت بن گئی ہے۔ نماز کی ادائیگی کی خاطر مستورات کیلئے ہال کا الگ حصہ موجود ہے۔ بیت الذکر کی عمارت میں ایک میٹنگ روم اور MTA کے پروگراموں کی تیاری کے لئے بھی ایک کمرہ مخصوص ہے۔ اوپر والی منزل پر امام صاحب کی رہائش کے لئے اچھا 'Flat' موجود ہے۔ ہمیں اس فلیٹ کو دیکھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی جہاں حضور انور اپنے پچھلے دورہ ہالینڈ کے دوران قیام فرما ہوئے تھے۔

ہم نے امام صاحب کے ساتھ نماز ظہر و عصر ادا کی اور اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا شکر بجالائے۔ الحمد للہ۔

ایک شاہکار۔ پیس پیلس

دراصل ہالینڈ کا سفر کرنے کا خاکسار کا بڑا مقصد ہیگ میں واقع عالمی عدالت انصاف کی عمارت کو دیکھنا تھا جہاں پر احمدیت اور پاکستان کے نامور سپوت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مجموعی طور پر 16 سال بحیثیت عالمی جج کے فرائض ادا کئے اور اس طرح اپنے ملک کی عالمی شہرت کو چار چاند لگائے۔ یہ الگ بات ہے کہ بوجہ کوتاہ نظری اور بلا جواز تعصب کے ہمارا آج کا تاریخ دان (مثلاً میٹرک اور کالج کی معاشرتی علوم کی کتب کے مصنف) پاکستان کی اس عالمی شہرت کا تو بڑے طمطراق سے ذکر کرتا ہے کہ پاکستان کے ایک سابق وزیر خارجہ جنرل اسمبلی کے صدر بنے اور یہ کہ پاکستان نے عالمی عدالت انصاف کا اعزاز حاصل کیا لیکن وہ اس رشک قمر شخصیت کا نام لینے سے گھبراتا اور پہلو تہی کرتا ہے جس نے اپنے وطن عزیز کی تمکنت اور شہرت اور رفعت کو اس طرح چار چاند لگائے۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

فارسی کا یہ محاورہ میرے ذہن میں بار بار گونجتا ہے جب میں یہ سوچتا ہوں کہ سال رواں میں نے ایک Brochure کی مدد سے عالمی عدالت انصاف (ہیگ) پر قارئین الفضل کی دلچسپی اور معلومات کیلئے ایک مضمون لکھا تھا لیکن جب اگست میں جا کر خود اس عظیم اور انفرادی شان کی عمارت کو دیکھا تو یہی کہنا پڑا کہ سنی سنائی چیز اور آنکھوں دیکھی چیز میں بہت فرق ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہم لوگ جمعہ بتاریخ 17 اگست کی رات کو ہیگ شہر پہنچے۔ ہفتہ اور اتوار کو چھٹی ہونے کی وجہ سے عالمی عدالت انصاف کی پرشکوہ عمارت کی سیر نہیں کی جا سکتی اس لئے ہمیں یہ پروگرام سوموار تک ملتوی کرنا پڑا۔ زائرین کے لئے داخلے کا وقت تین بجے سہ پہر ہوتا ہے اس کا ٹکٹ ساڑھے پندرہ گلڈر یعنی تقریباً 7 جرمن مارک کا ہے۔ یہ عمارت Peace Palace (یعنی امن محل) کے نام سے معروف ہے۔

محل کی نفاست اور زینت

یہ عمارت اتنی خوبصورت اور پرشوکت ہے کہ واقعی محل لگتی ہے۔ لوہے کے دو بڑے بڑے بیرونی گیٹ ہیں۔ سڑک سے عمارت کی طرف چلیں تو دونوں گیٹوں کے وسط میں یوں سمجھئے کہ پھولوں کا پلیٹ فارم سا ہے۔ یہاں نہایت ہی خوشنما موسمی سرخ اور سفید پھولوں کی اتنی بہتات تھی اور ان میں ایسی دلکشی اور جوبن تھا کہ دل ونظر عش عش کر اٹھے۔ گیٹ کے اندر داخل ہوئے تو وہاں بھی درمیان میں اور دونوں اطراف میں ایسے ہرے بھرے لان (Lawn) نظر آئے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے زمین پر سبز مخمل کی چادریں بچھا دی ہیں اور عمارت کے تو کیا کہنے! بائیں طرف اونچا کلاک ٹاور ہے۔ اس گھڑی کے متعلق Guide نے بتایا کہ اس کا ربط Satellite سے ہے اور یہ گھڑی اتنی صحیح (Accurate) ہے کہ اگلے تین ہزار برسوں میں اس کے وقت میں صرف چند سیکنڈ کا فرق پڑے گا۔ عمارت کے اندر داخل ہوں تو دل کرتا ہے اسے دیکھتے ہی جائیں۔ خوبصورت اور اونچے دالان میں داخل ہوتے ہی دوسری منزل کی طرف جاتی ہوئی سنگ سفید کی سیڑھیوں کے پہلے زینے کے سامنے والی دیوار میں اتنی خوش رنگ اور خوشنما کھڑکیاں نظر آتی ہیں کہ نظر ان پر جم کر رہ جاتی ہے۔

انصاف کا بڑا ہال

پرشکوہ دالان سے دائیں جانب مڑیں تو وہ وسیع پرشوکت اور حد درجہ خوبصورت ہال آتا ہے جہاں عالمی عدالت انصاف کے پندرہ عالمی سطح کے فاضل جج صاحبان کے لئے نہایت اعلیٰ اور نفیس کرسیاں رکھی ہیں۔ چھت کے قریب خوشنما شیشوں سے مزین کھڑکیاں ہیں جن کی خوبصورتی اور زینت دیکھنے کے قابل ہے۔ چھت سے دو لائنوں میں تین تین بہت بڑے بڑے فانوس لٹک رہے ہیں۔ جن کی نفاست اور چمک دمک الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ ان کا وزن سینکڑوں کلوگرام ہے۔ سبحان اللہ دنیا کی سب سے بڑی عدالت کے اس بڑے اور پرشوکت ہال میں پاکستان کے بطل جلیل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی تشریف فرما ہوئے تھے اور عالمی تنازعوں کا فیصلہ کرنے میں بھرپور حصہ لیتے تھے (اللہ کریم ان کو دینی دنیاوی خدمات کی بہترین جزاء عطا فرمائے)

جاپانی کمرہ

اوپر کی منزل پر خوبصورت جاپانی کمرہ موجود ہے۔ جس میں عالمی عدالت کے ممبر ممالک کے نمائندوں کی نشست کیلئے ایک جیسی اعلیٰ قسم کی کرسیاں رکھی ہیں۔ ہر کرسی پر متعلقہ ملک کا Symbol بنایا گیا ہے۔ ہم نے پاکستانی Symbol والی کرسی بھی دیکھی اور بہت خوشی ہوئی۔ مختصر یہ کہ Peace Palace کی سیر کی یاد ناقابل فراموش ہے۔

الحمد للہ ہالینڈ میں چار روز مختلف مقامات کی سیر وتفریح کرنے کے بعد ہم لوگ ہیگ سے 21۔ اگست کی شام کو واپس جرمنی پہنچ گئے۔ اور بصد شوق وجذب جلسہ سالانہ کا انتظار اور تیاری کرنے لگے جو بفضلہ تعالیٰ 24۔ اگست کو منعقد ہو رہا تھا۔

فرینکفرٹ کے پر فضا مضافات اور قصبے

فرینکفرٹ کے ارد گرد کا علاقہ بہت وسیع ہے۔ باشندوں کی ایک کثیر تعداد شہر سے دور کھلی فضا والے علاقوں اور قصبوں میں رہنا پسند کرتی ہے۔ ان قصبوں میں ہر طرح کی سہولتیں موجود ہیں۔ صاف ستھرے علاقے عمدہ سڑکیں اور سپر مارکیٹ کی طرح کے بڑے بڑے سٹور ہر طرف نظر آتے ہیں۔ ان علاقوں میں ہم نے بہت سے لوگوں کو، جن میں ادھیڑ عمر کے آدمی، نوجوان اور سکولوں کے بچے یعنی ہر عمر کے لوگ شامل تھے، ہر طرف سائیکلوں پر آتے جاتے دیکھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان میں سے اکثر لوگوں کے پاس کاریں موجود ہیں لیکن وہ Exercise کے طور پر اور کھلی فضا میں گھومنے پھرنے کے لئے کچھ وقت سائیکلوں پر بھی سواری کرتے ہیں۔ ٹریفک قوانین کے مطابق موٹر گاڑیوں کے ڈرائیور حضرات پر سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کو ترجیح دینا اور گاڑی چلاتے ہوئے ان کی حفاظت کا خیال رکھنا لازم ہے۔

کئی جگہ ایسی مضافاتی آبادیوں کے پاس سڑک کے قریب ہرے بھرے کھیت اور مکئی کی عمدہ فصلیں دیکھ کر خوشی بھی ہوئی اور حیرت بھی۔ ہم ایک عزیز کے گھر دعوت کھانے گئے تو میز پر سرسوں کا تازہ پکا ہوا ساگ بھی دیکھا۔ حیرت سے پوچھا کہ یہ ساگ کا اہتمام آپ نے کیسے کیا تو انہوں نے بتایا کہ قریبی علاقہ کے کھیتوں سے سرسوں کا ساگ بکثرت مل جاتا ہے جسے ہم پاکستانی طریقہ سے پکا لیتے ہیں۔ ہم نے جرمنی میں قیام کے دوران دو تین بار سرسوں کا ساگ کھایا۔ میکڈانلڈ (برگر اور سینڈوچ) اور KFC (چکن اور رول) کے دلدادہ یورپ کے کسی علاقہ میں ان چیزوں کے ساتھ ساتھ تازہ سرسوں کا ساگ اور مکئی کا بھٹا کھانے کو مل جائے تو کتنا مزہ دیتے ہیں!!

جلسہ جرمنی میں شمولیت کا احوال ایک مکمل مضمون کا متقاضی ہے اس لئے اس کو الگ طور پر پیش کروں گا۔

ٹیلی ویژن

1936ء میں پبلک ٹیلی ویژن سروس کا آغاز برطانیہ میں B.B.C نے کیا۔ برطانوی سائنسدان گزشتہ پانچ برسوں سے اس پر محنت کر رہے تھے۔ بعد میں رنگین ٹیلی ویژن کا دور شروع ہوا اور آج ہر گھر میں رنگین ٹیلی ویژن موجود ہے۔

لعلِ تاباں

سنت کیا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

دوسرا ذریعہ ہدایت کا سنت ہے یعنی وہ پاک نمونے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل اور عمل سے دکھلائے مثلاً نماز پڑھ کے دکھلائی کہ یوں نماز چاہئے۔ اور روزہ رکھ کر دکھلایا کہ یوں روزہ چاہئے۔ اس کا نام سنت ہے یعنی روش نبویؐ جو خدا کے قول کو فعل کے رنگ میں دکھلاتے رہے۔ سنت اسی کا نام ہے۔ تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے جو آپ کے بعد آپ کے اقوال جمع کئے گئے۔ اور حدیث کا رتبہ قرآن اور سنت سے کمتر ہے کیونکہ اکثر حدیثیں ظنی ہیں۔ لیکن اگر ساتھ سنت ہو تو وہ اس کو یقینی کردے گی۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 26)

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول
(درثمین)

میرے خدا کا تعلق

حضرت چوہدری غلام محمد صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کا ایک واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:۔

میری طالب علمی کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ عبدالحی صاحب عرب ہر ماہ کے شروع میں آپ سے کچھ وظیفہ لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے عرض کی مجھے اس دفعہ چالیس روپے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں چالیس روپے دے دوں گا، مگر پندرہ تاریخ کو عرب صاحب نے یہ بات مان لی اور چلے گئے۔ پندرہ تاریخ کو اتوار تھا۔ اس لئے اس روز منی آرڈر نہیں آنے تھے۔ اور حضور کی آمدنی منی آرڈروں کے ذریعہ سے یا دستی طور پر بیماروں کے ذریعہ سے ہوا کرتی تھی۔ میں نے عرب صاحب سے کہا کہ حضرت مولوی صاحب فرمایا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ میری ضرورتیں پوری فرمایا کرتا ہے اب آپ آخر وقت میں آئے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کو خدا تعالیٰ اب کہاں سے دیتا ہے۔ میں نے تمام دن نگرانی رکھی۔ اور دیکھا کہ کسی بیمار نے آپ کو کچھ نہیں دیا۔ عصر کی نماز کے وقت وضو کے لئے میں نے پانی کا لوٹا لاکر دیا اور حضور باہر وضو کرنے چلے گئے۔ اس غیر حاضری میں میں نے آپ کی واسکٹ اور کوٹ کی جیبوں کو خوب دیکھا ان میں کچھ نہ تھا۔ جب حضور اندر آئے اور کوٹ واسکٹ پہن کر چلنے لگے تو عبدالحی صاحب بھی آگئے۔ حضور نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور چالیس روپے نکال کر ان کو دے دئے۔ میں ہنس پڑا۔ حضور نے مجھ سے ہنسنے کا سبب پوچھا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کے جیب دیکھ لئے تھے ان میں تو کچھ نہ تھا معلوم نہیں یہ روپے کہاں سے آگئے ہیں۔ آپ نے فرمایا لوگ کیا جانتے ہیں کہ میرے خدا کا میرے ساتھ کیا تعلق ہے۔

(رفقائے احمد۔ جلد ہشتم ص 74 دسمبر 1960ء)

اللہ کے نام کے ساتھ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر قابل قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ہر قابل قدر گفتگو (اور تقریر وغیرہ) اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بغیر شروع کی جائے تو وہ برکت سے خالی اور بے اثر ہوتی ہے۔

(ابن ماجہ کتاب النکاح باب خطبۃ النکاح)

ابوداؤد کتاب الادب باب الھدی فی الکلام

ایک اور روایت میں ہے کہ ہر وہ کام جو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بغیر شروع کیا جائے ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

آسمان عقیدت کا ایک روشن ستارہ

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدیم فدائی اور شیدائی تھے جو 1892ء میں بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ نے بیعت کے بعد اپنے عشق و اخلاص میں جلد جلد ترقی کر کے ایک قابل رشک مقام حاصل کیا اور عین عالم شباب میں بعمر 25 سال 28۔ اپریل 1900ء کو انتقال فرماگئے۔ آپ کے المناک حادثہ ارتحال نے پوری دنیائے احمدیت کو سوگوار اور افسردہ کر دیا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے موصوف کے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن فاضلکا (ضلع فیروز پور) کے نام تعزیت نامہ میں اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا:۔

"عزیزی مرزا ایوب بیگ جیسا سعید لڑکا جو سراسر نیک بختی اور محبت اور اخلاص سے پُر تھا اس کی جدائی سے ہمیں بہت صدمہ اور درد پہنچا۔

ایک نوجوان صالح نیک بخت جو اولیاء اللہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا اور ایک پودہ نشوونما یافتہ جو امید کے وقت پر پہنچ گیا تھا یک دفعہ اس کا کاٹا جانا اور دنیا سے ناپدید ہو جانا سخت صدمہ ہے...... یکدفعہ الہام ہوا مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کی راہ سے داخل ہو۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو"

(آئینہ صدق و صفا صفحہ 67۔ تالیف جناب میرزا مسعود بیگ صاحب ناشر احمدیہ انجمن اشاعت...... لاہور دسمبر 1964ء)

بڑے ہوں گے تو ہم بھی کام کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عمر قریباً 4 برس تھی جب آپ اپنے دوستوں کے ہمراہ کھیل رہے تھے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب تشریف لائے اور آپ کے قریب اکڑوں بیٹھ کر آپ کو اپنے ہاتھوں کے حلقہ میں لے کر بڑی محبت سے فرمایا "میاں! آپ کھیل رہے ہیں"۔ اس پر آپ نے معصومیت سے حضرت مولوی صاحب کو دیکھا اور کہا "بڑے ہونگے تو ہم بھی کام کریں گے"۔

نفع مند سودا

حضرت صہیبؓ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ کمزور طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت عمار بن یاسر کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ انہوں نے ہجرت کرنا چاہی تو کفار نے سخت مزاحمت کی اور کہا کہ تم مکہ میں محتاج ہو کر آئے تھے لیکن یہاں آکر دولت مند ہو گئے اب یہ مال لے کر ہم تمہیں یہاں سے نہیں جانے دیں گے۔

حضرت صہیبؓ نے کہا اگر میں یہ سارا مال تمہیں دے دوں تو پھر جانے دو گے۔ اس پر کفار راضی ہو گئے۔ اور حضرت صہیبؓ سارا مال دے کر متاع ایمان کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے۔ حضور ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا۔ صہیب نے نفع بخش سودا کیا ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 227 دار بیروت۔ بیروت 1957ء)

عمر میں اضافہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں

میاں محمد الدین صاحب کشمیری جن سے میں نے سکندر نامہ تک فارسی کی تعلیم حاصل کی تھی۔ ان کے والد ماجد میاں کریم بخش صاحب تھے جو کشمیر سے کسی حادثہ کی بناء پر ہمارے گاؤں آبیٹھے تھے اور یہیں ہمارے بزرگوں کی خدمت میں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی ایک دفعہ میاں محمد الدین صاحب کا چھوٹا بھائی میاں سلطان محمود سخت بیمار ہوا اور طبیبوں نے اس کی بیماری کو لاعلاج قرار دے دیا تو اس کی بیوی مسماۃ زینب بی بی میرے پاس آئی۔ اور بڑی لجاجت سے دعا کے لئے کہا۔ اس وقت اگرچہ میاں سلطان محمود کی عمر کوئی پچپن سال کے قریب تھی۔ مگر اس کی بیوی کی درخواست پر میں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ میاں سلطان محمود کی عمر اسی سال ہوگی۔ چنانچہ اس بشارت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے صحت بھی دی اور اسی سال تک زندہ بھی رہا۔

(حیات قدسی جلد اول ص 47)

غیر مشروط خدمت

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مولانا شیر علی صاحب سے عرض کیا کہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے طفیل مجھے بھی سلسلہ کی خدمت کی توفیق دے۔ لیکن ہماری خدمات مرکز میں ہی رہیں۔ باہر جانے کی ضرورت نہ پڑے۔ اس پر مولوی صاحب نے جھڑک کر فرمایا۔ ایسا مت کہو۔ خدمت کے لئے جہاں بھی جانا پڑے جانا چاہئے۔ وہ مرکز میں ہی رہنا ہوتا ہے۔

(سیرت شیر علی ص 183)

میرا جڑواں بھائی - محمد اسماعیل بقاپوری

ڈاکٹر محمد اسحاق بقاپوری صاحب

پس منظر

حضرت والد صاحب حضرت مولانا بقاپوری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا سب سے پہلا بیٹا 9/8 سال کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد میں موضع بقاپور میں بیت الذکر میں کپڑوں کو آگ لگنے کی وجہ سے جھلس کر فوت ہوگیا تھا۔ بچے کی والدہ بھی جو کہ رفیقہ تھی غم میں چند ماہ کے اندر ہی فوت ہوگئی۔ پلوٹھی کے بیٹے اور بیوی کی وفات نے حضرت مولانا صاحب کو ہلا کر رکھ دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو خصوصی دعا کی طرف توجہ ہوئی۔ اور حضرت والد صاحب کی شادی ہماری والدہ محترمہ سے ہوئی۔ یہ حضرت والد صاحب کی تیسری بیوی تھیں۔ ان سے پہلی اولاد لڑکی ہوئی۔ دوسری بھی لڑکی ہوئی۔ ہر والدین کی طرح حضرات والدین بھی نرینہ اولاد کے خواہش مند تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے کہتے رہتے۔

پیدائش

خداوند تعالیٰ نے دعائیں سن لیں اور 17 اگست 1921ء کو حضرت والدہ صاحبہ نے دو جڑواں بیٹوں کو جنم دیا۔ جس پر اقرباء کو بھی بہت خوشیاں ہوئیں۔ حضرت حافظ وزیرآبادی صاحب جو حضرت والد صاحب کے خالو تھے نے خوشی کا اظہار یوں کیا کہ خدا ایسے ہی دو تین کھپے لگا دے تو مزا آجائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک کا نام محمد اسحٰق رکھا اور دوسرے کا نام محمد اسماعیل رکھا اور بچوں کو چٹانے کے لئے اپنے لعاب دہن سے تر کردہ شہد بھیجا۔ پیدائش قادیان مدرسہ احمدیہ کے پاس حضرت مفتی محمد صادق صاحب رفیق کے مکان کے بالائی منزل کے کمرے میں حضرت مائی کاکو کے ہاتھوں ہوئی۔ 1991ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ قادیان تشریف لے گئے تھے تو میں بھی قادیان گیا تھا اور ہم دونوں جڑواں بھائیوں کی جائے پیدائش کا کمرہ بھی دیکھا تھا۔

بچپن اور ابتدائی تعلیم

قادیان کا ماحول دینی تھا جس میں ہم پلے۔ حضرت والدہ صاحبہ نے بچپن میں ہی ہمیں قرآن شریف کی چھوٹی سورتیں یاد کرادی تھیں اور روزانہ بعد نماز مغرب ہم دونوں میں سے ایک کو اپنے داہنے اور ایک کو بائیں طرف لٹا کر سورتیں سنا کرتیں۔ گھر میں ابتدائی تعلیم کے بعد جب سکول میں داخلہ کیلئے گئے تو اصولاً ہمیں کچی پہلی میں داخل کیا گیا لیکن چند دنوں کے بعد ہی پکی پہلی میں بٹھا دیا گیا۔ اور چند ماہ بعد امتحان کے بعد دوسرے جماعت میں پہنچ گئے۔ چوتھی جماعت کے سالانہ امتحان کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ہدایت دی کہ اسماعیل کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرایا جائے اور اسحاق کو ہائی سکول میں۔

اعلیٰ تعلیم اور نوکری

بھائی اسماعیل نے مدرسہ احمدیہ میں سات سال میں سات جماعتیں پاس کیں (مدرسہ احمدیہ میں صرف سات جماعتیں تھیں) اور پھر ہائی سکول میں داخلہ لیا اور 1939ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اور پھر حضرت والد صاحب کو دوٹوک بیان کیا کہ وہ زیادہ تعلیم حاصل کرنا نہیں چاہتے۔ انہیں ٹائپ شارٹ ہینڈ کی تعلیم دلا کر نوکر کرا دیا جائے۔ چنانچہ حضرت والد صاحب نے بھائی اسماعیل کو امرتسر بھجوا دیا جہاں وہ شریف پورہ میں میرے ساتھ ہی مکان میں رہائش پذیر ہوئے جس میں محترم حافظ مسعود احمد صاحب بھی مقیم تھے۔ ٹائپ شارٹ ہینڈ کی ایک سال کی تعلیم مکمل کر کے بھائی اسماعیل دہلی میں سول سیکرٹیریٹ میں کلرک نوکر ہو گئے۔

شادی

بھائی اسماعیل کی نوکری کے چھ ماہ بعد ہی حضرت والد صاحب ایک دن میرے پاس امرتسر تشریف لے آئے کہ اسماعیل نے اپنی شادی کیلئے کہا ہے میں اس لئے آیا ہوں کہ اگر تمہارا ابھی ارادہ ہو تو میں تم دونوں کو اکٹھا ہی نمٹا دوں میں نے عرض کیا کہ میرا ابھی ایسا کوئی ارادہ نہیں میں انشاء اللہ ایم بی بی ایس کرونگا اور پھر شادی کرونگا سو بھائی اسماعیل کی شادی حضرت مرزا محمد شفیع صاحب کی چھوٹی صاحبزادی امۃ المجید صاحبہ سے ہوئی اور نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بیت مبارک قادیان میں بعد نماز عصر پڑھا۔ بھابی امۃ المجید صاحبہ حضرت مریم صدیقہ کی سگی خالہ ہیں۔

تقسیم ملک کے بعد

تقسیم ملک کے بعد بھائی اسماعیل مع بیوی بچوں کے کراچی منتقل ہو گئے۔ جہاں انہوں نے کراچی صدر میں ایک مکان الاٹ کرا لیا اور رہائش پذیر ہوئے۔ پھر بعد میں ابی سینیا لائنز میں کوارٹرز کی تعمیر ہونے پر ایک کوارٹر میں منتقل ہو گئے اور تا اختتام ملازمت وہیں مقیم رہے۔

بڑھاپا

بھائی اسماعیل نے زمانہ کے تھپیڑوں کی وجہ سے عسر کی ہی زندگی گزاری۔ گزشتہ پچاس برس سے ذیابیطس کے مرض میں مبتلا تھے۔ صحیح علاج اور پرہیز کی طرف کم ہی توجہ دیتے تھے جس کی وجہ سے یہ مرض گھن کی طرح ان کو اندر ہی اندر کھاتا رہا حتیٰ کہ پاؤں کے انگوٹھے میں گینگرین ہو گئی۔ اس کا علاج ہوا تو دوسرا انگوٹھا اثر پذیر ہوا پھر پاؤں کی انگلی پر اثر ہوا۔ ان کو ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ ہسپتال میں تقریباً دو ماہ رہے۔ اس عرصہ میں ان کے پھیپھڑوں میں پانی بھر گیا۔ پاؤں میں دوران خون بند ہو گیا۔ ہارٹ اٹیک ہوا۔ انجام کار ہسپتال میں انجیوگرافی سے پتہ چلا کہ ان کا دل صرف 26 فیصد کام کر رہا ہے۔ ڈاکٹروں کے مشورہ سے گھر لے آئے کیپ کراچی میں اور کچھ دنوں کے بعد 7 مئی 2001ء کو دن دس بجے کے قریب فوت ہو گئے۔ کراچی میں نماز جنازہ کے بعد ان کی نعش اسی رات بذریعہ ہوائی جہاز لاہور لائی گئی جہاں سے 8 مئی 2001ء کو صبح ساڑھے سات بجے ربوہ پہنچی۔ ربوہ میں نماز جنازہ مولانا بشیر احمد صاحب قمر ناظر تعلیم القرآن نے پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد خاکسار ڈاکٹر بقاپوری نے دعا کرائی۔ اخبار الفضل 17 مئی 2001ء میں ان کے بڑے بیٹے محمد یوسف بقاپوری کی طرف سے ان کی وفات کی خبر چھپی تھی۔

آخری ایام

بیوی کی وفات کے بعد کچھ سال تو یہاں وہاں مختلف شہروں میں گزارے پھر مستقل طور پر اپنے چھوٹے بیٹے محبوب ادریس بقاپوری کے ہاں کیپ کراچی میں قیام پذیر ہوئے۔ عزیز محبوب کیپ کراچی میں چیف انجینئر تعینات ہیں۔ جن کو اپنے باپ کی خدمت کرنے کا خوب موقعہ ملا۔ بھائی اسماعیل کی چھوٹی بہو مسماۃ انیسہ اس لحاظ سے خاص دعاؤں کی مستحق ہے کہ اس نے خندہ پیشانی سے ہر خدمت سرانجام دی اور ان کے آرام کا خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اجر عظیم عطا فرماوے آمین۔

بھائی اسماعیل کی اولاد میں تین بیٹے ۔محمد یوسف بقاپوری محمد الیاس بقاپوری اور محبوب ادریس بقاپوری اور دو بیٹیاں امۃ الکریم اور امۃ النصیر ہیں پانچوں خدا کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔

بھائی اسماعیل کی وفات پر اندرون ملک تعزیت کیلئے خود آنے والوں بذریعہ فون اور خطوط تعزیت کرنے والوں اور اسی طرح بیرون ملک سے تعزیت کرنے والوں کے ہم بہت شکر گزار ہیں اور بھائی اسماعیل کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

آسٹریا

AUSTRIA
OSTERREICH)

یہ یورپ کا ایک خوبصورت ملک ہے اور برفانی کھیلوں اور قدرتی نظاروں کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کا رقبہ 32‘375 مربع میل ہے۔

1990ء کے اعداد و شمار کے مطابق کل آبادی 7623000 نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ وسطی یورپ میں واقع ہے۔ اس کے جنوب میں یوگوسلاویہ اور اٹلی، مغرب میں سوئٹزرلینڈ اور لشٹنشٹائن، شمال میں بویریا اور چیک ریپبلک اور سلوواکیہ اور مشرق میں ہنگری واقع ہیں۔ دریائے ڈینیوب اس کے درمیان سے گزرتا ہے اور ملک کا تین چوتھائی کے لگ بھگ علاقہ مشہور سلسلہ کوہ "الپس" نے گھیر رکھا ہے۔ آسٹریا میں اس کی زیادہ سے زیادہ بلندی 13530 فٹ ہے۔ زراعت اور صنعت دونوں پر ملک کی ترقی کا دارومدار ہے۔ سیاسی تاریخ میں بڑے بڑے نشیب و فراز آتے رہے ہیں اور پروشیا کی سلطنت سے لے کر 1955ء میں خودمختاری تک اسے بڑے کٹھن مراحل سے گزرنا پڑا۔

سرکاری زبان جرمن ہے۔ بہت سے لوگ Bavarian German بولتے ہیں۔ جنوب میں سلوینی (Slovene) علاقائی سرکاری زبان کا درجہ رکھتی ہے جو کہ جنوبی کروشیا (موجود سلووینیا) کے مزید تقریباً 45000 لوگوں کی زبان بھی ہے۔ کئی ایک لسانی اقلیتیں بشمول چیک (Czech) ہنگیرین (Hungarian) رومانی سربوکروشین (Serbo-Crotian) اور سوربین (Sorbian) بھی موجود ہیں۔ انگریزی زبان نے بھی تجارت اور سیاحت کے شعبوں میں کافی فروغ حاصل کیا ہے۔

☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

عزیز عرفان احمد ابن مکرم ریاض احمد صاحب قریشی حوالدار بوجہ بلڈ کینسر بیمار ہے اور CMH راولپنڈی میں زیر علاج ہے بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

مکرم میاں عباس علی صاحب راوی پارک لاہور کی اہلیہ محترمہ مقبول بیگم صاحبہ عرصہ ایک سال سے گردن کے مہروں میں خرابی کی وجہ سے علیل ہیں اور اب چلنے پھرنے سے بھی قاصر ہیں۔ نیز ان کی پوتی اور مکرم میاں ریاض احمد صاحب سینکی ربڑ پارس کی بھتیجی عزیزہ امتہ النور عمر پونے دو سال دل بڑھ جانے کی وجہ سے اور بائیں طرف فالج کے حملے کی وجہ سے علیل ہیں۔ دونوں کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد اسلم قریشی صاحب (ر) لیفٹیننٹ، سابق صدر جماعت احمدیہ کسراں ضلع اٹک کی بیگم صاحبہ بوجہ فالج بیمار ہیں۔ اور کامرہ ضلع اٹک میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نوید عمران انجم صاحب سدھو مربی سلسلہ پریم کوٹ ضلع حافظ آباد کو مورخہ 9 اکتوبر 2001ء کو دو جڑواں بچوں سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام ولید احمد سدھو اور بیٹی کا نام ایمن عمران سدھو عطا فرمایا ہے۔ دونوں بچے تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔ چوہدری محمد صدیق صاحب جٹ کرتار پور ضلع فیصل آباد کے پوتا پوتی اور مکرم چوہدری حشمت اللہ صاحب چک نمبر 565 گ ب کے نواسہ نواسی ہیں۔
احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں بچوں کو نیک، خادم دین، والدین کے لئے قرۃ العین، سعادت مند اور باعمر بنائے۔

تبدیلی سائیکل

مورخہ 9-10-2001 کو مکرم آصف محمود صاحب کارکن الفضل نے مسلم کمرشل بینک گولبازار کے باہر اپنا سائیکل سہراب جو کہ نئی حالت میں تھا کھڑا کیا۔ جب باہر نکلے تو کوئی دوست اپنا پرانا سائیکل اس کی جگہ چھوڑ کر نیا لے گئے ہیں۔ اگر وہ دوست خود پڑھیں یا کسی اور کے علم میں ہو تو اس کی اطلاع درج ذیل ایڈریس پر اطلاع دیں۔
مکان نمبر 10/13 دار الیمن شرقی ربوہ

ولادت

مکرم عمر حیات صاحب نمبر دار سکنہ جاکے ڈھونڈسہ ضلع سیالکوٹ کو خدا تعالیٰ نے 19 جولائی 2001ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے بچے کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ''کاشف احمد'' عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم عبدالحمید نمبر دار جاکے کا پوتا اور مکرم شیخ سلیم احمد صاحب سکنہ خانہ میانوالی ضلع نارووال کا نواسہ ہے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ (آمین)

اعلان داخلہ

1۔ قائد عوام یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نواب شاہ نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔

i۔ بی۔ ای سول انجینئرنگ۔
ii۔ بی ای الیکٹریکل انجینئرنگ۔
iii۔ بی ای مکینکل انجینئرنگ۔
iv۔ بی ای کمپیوٹر سسٹم انجینئرنگ۔
v۔ بی ایس (آئی ٹی)
vi۔ بی ایس (سی ایس)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15/11/01 ہے مزید معلومات کے لئے ڈان 8/11/01۔

بقیہ صفحہ 1

کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ نے اقوام متحدہ کا دفتر اڑا دیا۔ اقوام متحدہ نے تصدیق کر دی ہے کہ کابل پر امریکی حملوں سے اس کے عملے کے چار ارکان جاں بحق اور چار زخمی ہو گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی ترجمان سٹیفنی بنکر نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ کابل میں افغان ٹیکنیکل کنسلٹنٹس (اے ٹی سی) نامی این جی او کی عمارت امریکی بمباری کی زد میں آ گئی جس سے عمارت بھی تباہ ہو گئی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ این جی او اقوام متحدہ کے تحت بارودی سرنگیں صاف کرنے کا کام کر رہی تھی۔

دن میں بھی امریکی حملے۔ امریکہ نے رات کو افغانستان کے مختلف شہروں پر بمباری کے بعد اب دن میں بھی حملے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ دن کے وقت قندھار پر زیادہ حملے کئے گئے۔ جب کہ بہت سے طیارے قندھار پر آزادانہ اڑتے پھرتے رہے لیکن انہوں نے بمباری نہیں کی۔ طیارے مخصوص ٹھکانوں پر بم برساتے رہے۔ قندھار اور کابل میں طالبان کی طیارہ شکن توپوں نے جوابی فائرنگ کی لیکن کسی طیارے کو مار گرانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ طیاروں نے تین ٹھکانوں شمال مشرق اور مغرب میں بم برسائے۔ ایک بم کابل ائر پورٹ کے رن وے پر بھی پھٹا جس سے رن وے کا ایک خاصا بڑا حصہ تباہ ہو گیا۔

واشنگٹن' نیویارک' لندن اور اسلامی ملکوں میں مظاہرے۔ افغانستان پر حملوں کے خلاف دنیا بھر میں مظاہروں میں شدت آتی جا رہی ہے۔ امریکہ میں وائٹ ہاؤس کے باہر اور نیویارک کے ٹائمز سکوائر میں زبردست مظاہرے ہوئے۔ ادھر لندن میں بھی ٹریفالگر سکوائر پر مظاہرے ہوئے جب کہ وزیر اعظم کی رہائش گاہ ٹین ڈاؤننگ سٹریٹ پر سخت پہرہ لگا دیا گیا۔ اے ایف پی کے مطابق کئی جگہوں پر یہ مظاہرے شدت اختیار کر گئے۔ اس کے علاوہ کئی اسلامی ممالک میں بھی مظاہروں کا سلسلہ جاری رہا۔

حملے زیادہ دیر جاری نہیں رہیں گے۔ امریکی وزیر ڈونلڈ رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ کروز میزائل اور بم مسئلے کا حل نہیں ہیں لیکن وہ اتنا کر سکتے ہیں کہ فضا سے زمین پر رہنے والے چند دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں پر دباؤ ڈال سکیں اور ان کی زندگی مشکل بنا دیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ افغانستان کا فضائی دفاع بالکل تباہ ہو چکا ہے۔ اب ہمیں بہت کم نشانے مل رہے ہیں۔

امریکہ کا اعتراف۔ امریکہ نے پہلی بار کھلے عام اعتراف کیا ہے کہ اکیلے فضائی حملے اسامہ اور طالبان کو شکست نہیں دے سکیں گے۔ امریکی وزیر دفاع نے صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ ایسا ممکن نہیں ہے کہ فضائی حملوں سے طالبان کے پاؤں اکھڑ جائیں یا اسامہ کو شکست دی جا سکے۔

درجنوں شہری ہلاک ہو گئے۔ پاکستان میں افغانستان کے سفیر ملا عبدالسلام نے کہا ہے کہ افغان عوام سپر پاور کا مقابلہ کر رہے ہیں گزشتہ دو دہائیوں میں 20 لاکھ جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ مزید 20 لاکھ قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا امریکہ اور برطانیہ دہشت گردی کر رہے ہیں۔ ہمیں اپنے عقیدے کی سزا مل رہی ہے۔ امریکہ شروع سے ہی اسلامی نظام کو برداشت نہیں کر سکا۔ انہوں نے کہا حالیہ حملوں میں درجنوں راکٹ شہری آبادی پر گرے ہیں جس سے درجنوں گھر تباہ اور شہری ہلاک ہو گئے ہیں۔

چین نے افغانستان کی سرحد بند کر دی۔ چین نے افغانستان سے ملنے والی سرحد بند کر دی ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ حکومت ٹیکسارگن کاؤنٹی جس کی پاکستان' افغانستان اور تاجکستان سے سرحدیں ملتی ہیں کو بھی غیر ملکی سیاحوں اور صحافیوں کے لئے بھی بند کر دیا ہے۔ اس کاؤنٹی سے شاہراہ ریشم بھی گزرتی ہے جو پاکستانی سرحد کو چین کے شہر کاشغر سے ملاتی ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے پاکستان کے ساتھ اپنی سرحد بند نہیں کی۔ بی بی سی کے مطابق چین نے افغانستان سے سرحد افغان مہاجرین کی آمد کے ڈر سے بند کی ہے۔

افغانستان دنیا کا غریب ملک ہے۔ اقوام متحدہ کی طرف سے جاری ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق افغانستان جنگ زدہ غریب ترین ملک ہے۔ جاری ہونے والے ایک بیان کے مطابق 70 فیصد افغان آبادی کو مناسب خوراک ملتی جب کہ صرف 13 فیصد عوام کو پینے کا پانی ملتا ہے۔

مجاہدین نے دو بھارتی چوکیاں تباہ کر دیں۔ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے نانہال میں فوجی پوسٹ اور لولاب میں ٹاسک فورس کی چوکی تباہ کر دی۔ جھڑپوں اور حملوں میں 11 فوجی ہلاک ہو گئے۔ ڈوڈہ سے ملنے والی اطلاع کے مطابق مجاہدین نے تحصیل بانہال کے علاقہ چنن وارڈ میں بھارتی افواج کی تھری گورکھا رجمنٹ پوسٹ ہیوی مشین گنوں بموں اور راکٹوں سے زوردار حملہ کر کے فوجی پوسٹ تباہ کر دی۔

خالدہ ضیاء کی مزید 11 نشستیں۔ بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کی سربراہ بیگم خالدہ ضیاء کی سربراہی میں قائم چار جماعتی اتحاد نے پولنگ کے نتیجے میں مزید 11 نشستوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ ان حلقوں میں انتخابات کے روز پولنگ بند کر دی گئی تھی۔

سر کے بالوں کے جملہ امراض کیلئے مجرب ترین دوا
بالوں کی نشوونما کیلئے GHP-343/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت=/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

☆ جمعرات 11-اکتوبر غروب آفتاب: 5-44
☆ جمعہ 12-اکتوبر طلوع فجر: 4-46
☆ جمعہ 12-اکتوبر طلوع آفتاب: 6.07

مٹھی بھر عناصر قومی مفاد کو نہیں سمجھ رہے صدر

مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ مٹھی بھر عناصر لاعلمی کے باعث پاکستان کے مفاد اور اس کے دشمن کے مفاد کے درمیان تمیز نہیں کر پا رہے لیکن عوام کی اکثریت قومی مفاد میں حکومت کے ساتھ ہے- اسلام آباد میں اقلیتوں کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے ان خیالات کا اظہار کیا- انہوں نے کہا کہ اسلام میں انتہا پسندی کی کوئی گنجائش نہیں- ہمارا مذہب اعتدال کا درس دیتا ہے- امن، بھائی چارہ اور محبت اسلام کی نمایاں صفات ہیں- صدر مملکت نے زور دیا کہ اس وقت پاکستان میں سماجی بہبود کے شعبہ کو ترقی دینے کی اشد ضرورت ہے- عوام اور ملک کی ترقی ہمارا مقصد ہونا چاہئے- صدر نے افغانستان کے اتحاد کو اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہاں ایک وسیع البنیاد اور کثیر النسلی معاملات کو سدھار سکتی ہے-

خود نہیں آ سکتا، جسونت کو بھیج دونگا بھارت کے

وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے داخلی مصروفیات کے باعث خود آنے کی بجائے وزیر خارجہ جسونت سنگھ کو پاکستان بھجوانے کا عندیہ دیا ہے- دفتر خارجہ کے ترجمان نے اسلام آباد کی ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ صدر مملکت نے بھارتی وزیر اعظم کو ٹیلی فون کیا دونوں کے درمیان موجودہ صورتحال زیر غور آئی- صدر مملکت نے بھارتی وزیر اعظم کو آگرہ مذاکرات کے تسلسل کے طور پر انہیں پاکستان آنے کی دعوت دی- واجپائی نے انہیں بتایا کہ اپنی مصروفیات کے باعث وہ فوری طور پر پاکستان نہ آ سکیں البتہ وہ اپنے وزیر خارجہ کو اسلام آباد بھجوائیں گے- ترجمان نے کہا کہ صدر مملکت کی یہ کال پاکستان کی اس خواہش کا مظہر ہے کہ بھارت کے ساتھ مذاکرات کا خواہاں ہے-

امن و امان خراب کرنے والوں کے خلاف سختی سے نمٹیں گے

تمام مکاتب فکر اور مسالک کے 22 نمائندوں نے گورنر پنجاب سے ملاقات کی- اس موقع پر گورنر پنجاب نے کہا کہ ہمارے لئے اولین ترجیح پاکستان کی بقاء و سلامتی اور اس کا مفاد ہے جس کے لئے بنیادی ضرورت ہمارا اندرونی اتحاد و یگانگت ہے- انہوں نے کہا کہ جلسے جلوسوں اور توڑ پھوڑ کے ذریعے ملک کے مفادات کو داؤ پر لگانے والے کبھی پاکستان و اسلام کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے- انہوں نے کہا کہ امن و امان خراب کرنے والوں کے خلاف سختی سے نمٹیں گے-

سٹاک مارکیٹوں میں 15 ارب کی سرمایہ کاری

ملک کی سٹاک مارکیٹوں میں بڑی مقدار میں بیرونی سرمایہ کاری آنے پر حالیہ بحران کے بعد اچانک "بوم" آ گیا ہے اور مارکیٹ کا کاروباری حجم ایک روز قبل کے مقابلہ میں 900 فیصد بڑھ گیا ہے- جس کے تحت لاہور اور کراچی کی مارکیٹوں میں تقریباً 15 ارب روپے کی نئی سرمایہ کاری کی گئی-

100 بچوں کا قتل کیس تمام ہوا

سو بچوں کے قاتل جاوید اقبال اور اس کے ساتھی ساجد نے کوٹ لکھپت جیل کے ڈیتھ سیل میں خودکشی کر لی- بتایا گیا ہے کہ رات 2 اور تین بجے کے درمیان دونوں نے علیحدہ علیحدہ مگر ملحقہ ڈیتھ سیل میں بستر کی چادر کو سیل کے جنگلے سے باندھ کر گلے میں پھندا بنا کر ڈال لیا اور دم گھٹنے سے ان کی موت واقع ہو گئی- ڈیوٹی پر مامور وارڈ موقع سے غائب تھا- اس کے بعد نائب ڈیوٹی افسر جیل سمیت ایک ہیڈ وارڈ اور تین وارڈرز کو معطل کر دیا گیا ہے-

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ - فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

MCSE2000 کلاسز
نیشنل کالج بفضل تعالیٰ جاوا (java) کی کلاسز کے بعد MCSE کی کلاسز کا بھی اجراء کر رہا ہے صاف ستھرے ماحول میں جدید کمپیوٹر لیب میں MCSE سے متعلق مکمل Practical کی سہولت کے ساتھ معیاری تعلیم کے خواہشمند طلباء و طالبات فوری رابطہ کریں- نشستیں محدود ہیں- (Evening Classes)
نیشنل کالج
23- شکور پارک ربوہ فون 212034

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل